حکومت کی جانب سے پابندی لگانے پر فتویٰ، تقریر وتحریر ترک کردینا

فضیلۃ الشیخ علی بن یحیی الحدادی حفظہ اللہ

(صدر کلیۃ اصول دین فیکلٹی سنت اور اس کے علوم، جامعہ محمد بن سعود الاسلامیہ، ریاض)

مترجم: طارق علی بروہی

مصدر: الأربعین في مذهب سلف۔

پیشکش: توحیدِ خا ص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب 23- فتویٰ، تعلیم ووعظ دینے کو ترک کردینا اگر حکمران اس سے منع کردے اور امت میں اس کے قائم مقام موجود ہوں

حدیث 24- عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا:

’’لَا يَقُصُّ عَلَى النَّاسِ إِلَّا أَمِيرٌ، أَوْ مَأْمُورٌ، أَوْ مُخْتَالٌ‘‘[1]

(قصے (وعظ وتبصرے وغیرہ) صرف امیر (حاکم) بیان کرسکتا ہے، یا پھر مامور (وہ شخص جسے امیر کی طرف سے حکم یا اجازت نامہ ملا ہو)، یا پھر وہ شخص جو کہ متکبر ہو)۔

اسے احمد[2] وابوداود[3] نے روایت کیا ہے۔ اور الالبانی ابی داود کی سند کے بارے میں فرماتے ہیں (حسن قرار دیے جانے کے قابل ہے، لیکن یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ المسند میں اس کے اور بھی طرق ہیں جن میں سے بعض صحیح ہیں)[4] میں یہ کہتا ہوں کہ اس کے حسن شواہد ہیں[5]۔

---

[1] ابوداود 3665، سنن دارمی 2779، مسند احمد 6676۔

[2] المسند 6/22 ح 24018۔

[3] سنن ابی داود 3/323 ح 3665۔

[4] مشکاۃ المصابیح 1/80 حاشیہ رقم 5۔

[5] دیکھیں مسند احمد 11/241 ح 6661 حاشیہ رقم 2۔

حدیث 25- عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا:

"كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّا نَكُونُ بِالْمَكَانِ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: أَمَّا أَنَا فَلَمْ أَكُنْ أُصَلِّي حَتَّى أَجِدَ الْمَاءَ، قَالَ: فَقَالَ عَمَّارٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَمَا تَذْكُرُ إِذْ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ فِي الْإِبِلِ فَأَصَابَتْنَا جَنَابَةٌ، فَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا، وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى نِصْفِ الذِّرَاعِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَمَّارُ، اتَّقِ اللهَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنْ شِئْتَ وَاللهِ لَمْ أَذْكُرْهُ أَبَدًا. فَقَالَ، عُمَرُ: كَلَّا وَاللهِ لَنُوَلِّيَنَّكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ" اسے مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔

(میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: بسا اوقات ہم کسی جگہ ماہ دو ماہ ٹھہرے رہتے ہیں (جہاں پانی موجود نہیں ہوتا اور ہم جنبی ہو جاتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جہاں تک میرا معاملہ ہے تو جب تک مجھے پانی نہ ملے میں تو نماز نہیں پڑھنے کا، وہ کہتے ہیں: اس پر عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں کہ جب میں اور آپ اونٹوں میں تھے (اونٹ چراتے تھے) اور ہمیں جنابت لاحق ہوگئی، جہاں تک میری بات ہے تو میں تو مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا۔ پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بس اس طرح کر لینا کافی تھا اور (یہ کہتے ہوئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، پھر ان پر پھونک ماری، اور اپنے چہرے اور اپنے دونوں ہاتھوں پر نصف ذراع (کلائی) تک پھیر لیا[6]، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمار! اللہ سے ڈرو (یہ کیا کہہ رہے ہو!)، انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! اگر آپ چاہیں تو اللہ کی قسم میں اسے کبھی ذکر نہ کروں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم ہم ضرور تمہاری بات کا تمہیں اختیار دیتے ہیں (یعنی اپنی ذمہ داری پر بیان کرنا چاہتے ہو تو کر سکتے ہو))۔

اور صحیح مسلم کے الفاظ ہیں کہ عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

"يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنْ شِئْتَ لِمَا جَعَلَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ حَقِّكَ، لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا"[7]

(اے امیر المؤمنین! جو اللہ تعالی نے آپ کا حق مجھ پر لاگو کیا ہے اس کی وجہ سے اگر آپ چاہیں تو میں یہ حدیث کسی سے بیان نہ

---

[6] نصف ذراع کے الفاظ کو علماء نے شاذ کہا ہے، تفصیل کے لیے پڑھیں ہماری ویب سائٹ پر مقالہ "تیمم کرنے کا طریقہ"۔ (توحید خالص ڈاٹ کام)

[7] ابو داود 1/88 ح 322، صحیح مسلم 1/281 ح 113۔

کروں گا)۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔